ایک میسج اور اس کا پوسٹ مارٹم

کیا مقلد کی نماز غیر مقلد کے پیچھے جائز ہے؟

حضرت مولانا مفتی نسیم احمد صاحب اعظمی
استاذ شعبۂ عربی وصدر مفتی دار الافتاء مدرسہ دار الفلاح کوسہ

باہتمام: ظفر احمد نعمانی

ناشر
مکتبہ شیخ الاسلام
کوسہ ممبرا ضلع تھانہ
۹۳۲۲۴۷۱۰۴۶

Deoband Defender

Presentative By Tahaffuz-E-Sunnat
Moradabad

Shoaib Ikram Hayati Hanfi,Moradabadi

ایک میسج اور اس کا پوسٹ مارٹم

کیا مقلد کی نماز غیر مقلد کے پیچھے جائز ہے؟

۱۶ رذی الحجہ کی صبح میں تقریباً ساڑھے ۹ بجے ہم اساتذہ حضرات کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے اچانک دونوجوان کمرے کے دروازے پر کھڑے ہوئے، پینٹ شرٹ میں ملبوس، ٹوپی سے عاری، معلوم ہوتا تھا کہ کالج کے اسٹوڈنٹ ہیں، اس میں سے ایک نے کہا کہ لائبریری کھول دی جائے ہم کو کتاب دیکھنا ہے، ہم نے پوچھا کہ آپ کون سی کتاب دیکھنا چاہتے ہو، تو کہنے لگا کہ ھَدایا (ہ) کے زبر کے ساتھ میں کہنا ہی چاہ رہا تھا کہ ھَدایا (ہ) کے زبر کے ساتھ کوئی کتاب یہاں موجود نہیں ہے تاہم مجھ سے پہلے ایک استاذ نے کہہ دیا کہ ھِدایہ کیلئے کتبخانہ میں جانے کی ضرورت نہیں دارالافتاء میں موجود ہے آپ دیکھ سکتے ہو، بہرحال اسے ہدایہ دی گئی، وہ بیچارہ تھوڑی دیر تک اس کو الٹتا پلٹتا رہا۔ مگر گوہر مقصود اس کے ہاتھ نہیں لگا، تو اس سے پوچھا گیا کہ بھائی آپ کو کس مسئلہ کی تلاش ہے تب اس نے بتلایا کہ میرے موبائل پر ایک میسج آیا ہے اس میں ہدایہ کا حوالہ ہے میں اس حوالہ پر اس مسئلہ کو دیکھنا چاہتا تھا مگر حوالۂ مذکورہ پر وہ مسئلہ موجود نہیں ہے، اور اب تک میرے موبائل پر آٹھ دس میسیج آچکے ہیں اور میں اس میں دیئے ہوئے حوالہ کو کتاب میں تلاشتا ہوں، مگر اب تک کوئی بھی حوالہ صحیح نہیں نکلا، بہرحال مجھے یہ خوشی ہوئی کہ الحمدللہ ہمارے نوجوانوں میں ایسے نوجوان بھی موجود ہیں جو حوالوں کو ملا کر اس کا صحیح اور غلط ہونا معلوم کر لیتے ہیں اگرچہ وہ بیچارے کتاب کے نام کا صحیح تلفظ بھی نہیں کر پاتے۔ خیر اب آپ بھی وہ میسیج پڑھیں جس کو ہدایہ کے حوالہ سے اس کے موبائل پر بھیجا گیا ہے اور خدا جانے کتنے سادہ لوح نوجوانوں کو بھیجا گیا ہوگا۔

اجماع ہے کہ اہل حدیث اہل السنت والجماعت حق پر ہیں، ان کی اقتدا حنفی کو جائز ہے۔

(ہدایہ: جلد ا صفحہ ۵۳۸)

یہ کون سی ہدایہ ہے جس کے صفحہ ۵۳۸ پر یہ اجماع مذکور ہے کاش کہ دروغ گوئی کا یہ سردار

ہدایہ کے مذکورہ صفحہ پر یہ مسئلہ دکھا سکتا ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ وہ کوئی اور ہدایہ ہو جس کے حاشیہ یا اردو ترجمہ میں اس مسئلہ کو گھسانے کی ناکام کوشش کی گئی ہو جیسا کہ موجودہ ہدایہ کے حاشیہ پر کسی غیر معروف اور غیر معلوم شخص کا حاشیہ ایک زمانہ سے چھپ رہا ہے جس کے بارے میں اس کے علاوہ کچھ نہیں معلوم کہ ابوالمکارم اس کی کنیت ہے، کہاں کے رہنے والے ہیں اور ان کا علمی جغرافیہ کیا ہے، کس مسلک و مذہب سے تعلق رکھتے ہیں، کچھ بھی نہیں معلوم پھر بھی حیرت ہے کہ جو حاشیہ اصلاً درایہ کا تھا (اور اس میں احناف کے مستدلات کو توڑنے یا ضعیف کرنے کی ازحد کوشش کی گئی ہے حتی کہ امام ابوحنیفہؒ کے تمام مضعفین اور متعصبین کے قول کو نقل کر کے امام صاحب ان کے بیٹے اور پوتے کو ضعیف قرار دینے کی ناکام کوشش سے گریز نہیں کیا گیا ہے) اس کو بھی ہمارے ارباب دیوبند اپنی اعلیٰ ظرفی کی بنیاد پر یا کم علمی کی بنیاد پر چھاپ رہے ہیں اور وہی کتاب ہمارے مدارس میں پڑھی پڑھائی جاتی ہے مگر ہر ایک کو معلوم ہے کہ بڑے لوگوں کے حاسدین بھی بڑے ہوا کرتے ہیں، لہٰذا اس طرح کی بے جا تضعیف اور غلط حوالے کے ساتھ مسائل کی تشہیر کوئی نیا کام نہیں ہے۔ اب ہم آتے ہیں اصل میسج کی طرف کہ اس کی کیا حقیقت ہے کہا یہ گیا ہے کہ اجماع ہے کہ اہل حدیث اہل السنۃ والجماعۃ حق پر ہیں۔ اس میں دو بات قابل غور ہے:

(۱) یہ کہ اگر اہل حدیث حق پر ہیں تو اس کیلئے کوئی حدیث صحیح ہونی چاہئے اگر بفرض محال اجماع ہو بھی تو وہ اہل حدیث کے حق ہونے کیلئے نفع بخش نہیں ہوسکتا کیونکہ ان کے نزدیک اجماع حجت ہے ہی نہیں، دوسرے اہل حدیث کے ساتھ جو اہل السنۃ والجماعۃ کا لاحقہ لگایا گیا ہے اس کو ثابت کرنا نہ صرف یہ کہ خرط قتاد ہے بلکہ سوئی کے ناکہ سے اونٹ کے گذرنے سے زیادہ دشوار ہے کیونکہ اگر صحابہ کو فاسق قرار دینے والے اور ان پر تبراء کرنے والے، ایک مجلس کی تین طلاقوں کی ایک قرار دیکر نہ صرف متعہ بلکہ زنا کو جائز قرار دینے والے، حدیث کا نام لیکر اپنے علماء کے اقوال واہیہ کو چھپا کر تقیہ کرنیوالوں کو بھی اہل السنۃ والجماعۃ مان لیا جائے تو پھر فرقۂ ضالہ میں سے کون سا فرقہ ہے جو اہل السنۃ والجماعۃ سے خارج ہوسکتا ہے پھر عقائد کہ ایک لمبی فہرست ہے جس میں یہ نام نہاد اہل حدیث غیر مقلدین؛ اہل السنۃ والجماعۃ سے اختلاف رکھتے ہیں اس فہرست کو میری کتاب ''کیا اہل عرب غیر مقلد ہیں'' میں ملاحظہ فرمائیں۔

(۲) میسیج کا دوسرا جز یہ ہے کہ ان کی یعنی غیر مقلدین کی اقتدا حنفی کو جائز ہے اس سلسلے میں اس سے پہلے کہ میں وہ اصولی بات نقل کروں جس کو ہمارے فقہاء نے بیان کیا ہے یہ کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس دعویٰ کیلئے بھی کوئی حدیث صحیح چاہئے، صاحب ہدایہ کا قول مفید مقصد نہیں ہوسکتا ورنہ صاحب ہدایہ کی بات مان کر جس طرح ہم مشرک ہیں آپ کو بھی مشرک ہونا پڑے گا اب وہ اصول دیکھئے جس کی بنیاد پر یہ فیصلہ کیا جاسکتا ہے کہ کس کی اقتدا درست ہے اور کسی کی بات درست نہیں ہے۔ عالمگیری جلد ا صفحہ ۸۴ پر ہے کہ:

قال المرغینانی تجوز الصلوۃ خلف صاحب ہویٰ وبدعة ولا تجوز خلف الرافضی والجهمی والقدری والمشبهة ومن یقول بخلق القرآن۔ حاصله ان کان ہویٰ لایکفر به صاحبه تجوز الصلوۃ خلفه مع الکراهة والا فلا هکذا فی التبیین والخلاصة۔

ترجمہ: مرغینانی صاحب ہدایہ نے فرمایا ہے کہ خواہش پرست اور بدعتی کے پیچھے نماز جائز ہے مگر رافضی، جہمی، قدری اور مشبہہ اور خلق قرآن کے قائل کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر اس خواہش کی وجہ سے اس کی تکفیر نہ کی جاتی ہو تب تو اس کے پیچھے کراہت تحریمی کے ساتھ نماز جائز ہو جائے گی اور اگر اس کی خواہش پرستی حد کفر تک پہونچی ہوئی ہو تو اس کی اقتدا جائز نہیں ہے۔

اب ہم آسانی کے ساتھ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ غیر مقلدین کے جن عقائد کی طرف اوپر اشارہ کیا گیا ہے ان عقائد کے حامل غیر مقلد کی اقتدا قطعاً جائز نہیں ہوسکتی اور ان کے پیچھے پڑھی گئی نماز کا اعادہ ضروری ہوگا ہاں اگر واقعی کوئی غیر مقلد کسی فاسد عقیدے کا معتقد نہ ہو نیز مقلدین کو مشرک نہ مانتا ہو، ائمہ اور سلف پر طعن و تشنیع نہ کرتا ہو، تعصب سے خالی ہو، محض فروعی مسائل میں اختلاف رکھتا ہو، اس کے باوجود مذہب مخالف کی رعایت رکھتا ہو، تو اس کی اقتدا جائز ہوگی جیسا کہ شوافع وغیرہ مذہب غیر کے مقلد کی اقتدا جائز ہے مگر ایسے غیر مقلد کا اس زمانے میں پایا جانا نہ صرف دشوار بلکہ امر محال ہے، اول تو عقائد میں اختلاف رکھتے ہیں، ورنہ ائمہ سلف پر طعن و تشنیع خصوصاً امام ابوحنیفہؒ کی بدگوئی سے خالی نہیں ہوتے نیز تعصب کی بنیاد پر مذہب مخالف کی قطعاً پرواہ نہیں

کرتے بلکہ قصداً اور ضداً اس مسئلہ کو اختیار کرتے ہیں جو ائمہ کے مذاہب سے جدا ہو ہمارے اردو فتاووں میں انھیں قیود و شرائط کے ساتھ اقتدا کو جائز لکھا گیا تھا تاہم اس کی تصریح بھی کردی گئی تھی کہ احتیاط اولیٰ چنانچہ میں چند فتاوے تائید کیلئے مع سوال و جواب نقل کرتا ہوں۔

(۱) سوال۔ حنفی مسلک والے کی نماز اہل حدیث یا شافعی امام کے پیچھے ہوسکتی ہے یا نہیں؟

جواب۔ اگر یہ یقین ہو کہ امام نماز کے ارکان و شرائط میں دوسرے مذاہب کی رعایت کرتا ہے تو اس کی اقتدا بلا کراہت جائز ہے اور اگر رعایت نہ کرنے کا یقین ہو تو اس کے پیچھے پڑھی ہوئی نماز درست نہ ہوگی، اور جس کا حال معلوم نہ ہو اس کی اقتدا مکروہ ہے آج کل کے غیر مقلدین کی اکثریت صرف یہی نہیں کہ رعایت مذاہب کا خیال نہیں رکھتی بلکہ اس کو غلط سمجھتی ہے اور عمداً اس کے خلاف کا اہتمام کرتی ہے اور اس کو ثواب سمجھتی ہے اس لئے ان کی اقتدا سے حتی الامکان احتراز لازم ہے مگر بوقت ضرورت ان کے پیچھے نماز پڑھ لے جماعت نہ چھوڑے، قال فی العلائیہ عن البحر ان تیقن المراعاۃ لم یکرہ أو عدمہا لم یصح وان شك کرہ۔ (رد المحتار: جلد ۲ صفحہ ۵۲۶) یہ تفصیل اس وقت ہے کہ یہ امام صحیح العقیدہ ہو، اگر اس کا عقیدہ فاسد ہے، مقلدین کو مشرک جانتا ہے اور سب سلف کرتا ہے تو اس کی امامت بہرحال مکروہ تحریمی ہے۔ (احسن الفتاویٰ: جلد ۲ صفحہ ۲۸۲) یہ اس وقت کی بات تھی جب کہ تعصب اس قدر نہیں تھا اب صحیح العقیدہ اور غیر متعصب، غیر مقلد کا ملنا انتہائی دشوار ہے، اگر ہو بھی تو تحقیق بہت مشکل ہے لہٰذا کم از کم شک کی وجہ سے اس کی اقتدا مکروہ ہوگی جیسا کہ شامی نے اسے نقل کیا ہے کہ۔ وان شك کرہ کہ اگر شک ہو تب بھی مکروہ ہے پس اگر کبھی مجبوری میں پڑھ لیا تو مکروہ تحریمی ہونے کی وجہ سے اس کا اعادہ لازم ہوگا۔ واضح ہو کہ شوافع اور حنابلہ وغیرہ مقلدین عموماً مذہب مخالف کی رعایت کرتے ہیں لہٰذا ان کی اقتدا عمومی حالات میں بلا کراہت جائز ہے الا یہ کہ معلوم ہو جائے کہ کوئی امام مذہب مخالف کی رعایت نہیں کرتا یا قرینۂ قویہ سے شک پیدا ہو جائے تو اس کی اقتدا مکروہ ہوگی مگر غیر مقلدین کے عمومی حالات اس طرح کے نہیں ہیں اس لئے ان کی اقتداء کراہت سے خالی نہیں ان کے عمومی حالات کا اندازہ لگانے کے لئے فتاویٰ دار العلوم کا درج ذیل سوال و جواب پڑھیں۔

(۲) سوال۔ جو لوگ آمین بالجہر کہتے ہیں اور رفع یدین کرتے ہیں اور سینہ پر ہاتھ باندھتے ہیں اور ائمہ میں سے کسی کی تقلید نہیں کرتے کیسے ہیں؟

جواب۔ عامی کیلئے تقلید کسی امام مجتہد کی ضروری ہے ورنہ خود رائی اور اتباع ہوئی کی وجہ سے اکثر گمراہ ہوتے ہیں جیسا کہ غیر مقلدین زمانۂ حال کے احوال سے مشاہدہ ہے۔

بڑے بڑے علماء بھی مجتہدین کی تقلید سے مستغنی نہیں ہوئے، ائمہ حدیث، ائمہ فقہ کو دیکھئے کہ سب کے سب مقلدین گذرے ہیں، ہم دیکھتے ہیں کہ غیر مقلدین زبان سے تو دعویٰ عمل بالحدیث والقرآن کا کرتے ہیں مگر ایسے متبع ہوتے ہیں کہ مخالفت اجماع کا بھی خیال نہیں کرتے، محرمات شرعیہ کو خود رائی سے حلال کر لیتے ہیں عقائد میں خلاف سلف باتیں نکالتے ہیں، بعض متعہ کو جائز کہتے ہیں بعض مافوق اربع نساء یعنی چار عورتوں سے زیادہ سے ایک وقت میں نکاح جائز بتلاتے ہیں بعض مطلقۂ ثلاثہ کلمۂ واحدہ سے بلا حلالہ نکاح ورجعت جائز بتلاتے ہیں، سبّ سلف صالحین ان کا شعار ہے ایسے لوگ اہل السنۃ والجماعۃ میں داخل نہیں اور نماز ان کے پیچھے مکروہ تحریمی ہے البتہ جن غیر مقلدین کا اختلاف صرف فروعی مسائل میں ہے وہ اہل السنت والجماعت میں داخل ہیں اور نماز ان کے پیچھے بشرط المرعاۃ فی مواقع الاختلاف درست وصحیح ہے۔ (فتاویٰ دار العلوم: جلد ۳ صفحہ ۲۹۰۔۲۹۱) یہ فتویٰ تقریباً ایک صدی پہلے کا ہے کیونکہ مفتی عزیز الرحمٰن صاحبؒ کا تقریر منصب افتاء کے لئے ۱۳۱۰ھ میں ہوا ہے اور ۱۳۴۷ھ میں ان کی وفات ہوئی ہے بہر حال یہ فتویٰ ۱۳۳۰ھ سے ۱۳۴۶ھ کے درمیانی کا لکھا ہوا فتویٰ ہے اخیر عمر میں کبھی لکھا گیا ہو تب بھی ۹۰ سال سے کم نہیں ہوا جب ۹۰ سال سے پہلے غیر مقلدین کا یہ خالی تھا تو اب کے غیر مقلدین پر کیسے اطمینان کیا جا سکتا ہے اب تو صورت حال یہ ہے کہ اگر کوئی غیر مقلد کسی مقلد کو مشرک نہ مانے اور امام ابو حنیفہؒ کی بدگوئی نہ کرے تو مجھے اندازہ ہے کہ خود غیر مقلدین اس کو غیر مقلدین کی فہرست سے خارج کر دیں گے لہٰذا اس تناظر میں ان کے امام کے پیچھے نماز پڑھنے کو بھلا کیسے جائز کہا جا سکتا ہے لیکن ہمیں تعصب نہیں برتنا ہے لہٰذا اگر واقعی کوئی عالم باعمل حدیث پر عامل ہو اور تعصب اور سبّ وشتم سے دور ہو اور اس کی تحقیق ہو جائے تو اس کی اقتدا جائز ہوگی مگر علی الاطلاق یہ کہنا کہ غیر مقلدین کے حق ہونے پر اجماع ہے اور ان کی اقتدا جائز ہے قطعاً

درست نہیں ہے پھر جو کوئی اہل حق ہوتا ہے اس کو اس طرح میسیج کے ذریعہ تشہیر کی ضرورت نہیں پڑتی کمپنی کا مال شوروم میں بکتا ہے فٹ پاتھ پر بکنے والے مال ضرور اس میں کچھ نقص ہوتا ہے، بیچنے والا لاکھ کہے کہ برانڈڈ مال ہے، پس موبائل پر میسیج کے ذریعے امامت کو چمکانا اس بات کا غماز ہے کہ ضرور دال میں کالا ہے، بہر حال اس سلسلے میں حضرت تھانویؒ کا فتویٰ بالکل واضح اور فیصلہ کن میں اسی کے نقل کرنے پر اکتفاء کرتا ہوں ان شاء اللہ غیر مقلد کی اقتدا کا پورا مسئلہ منقح ہو کر سامنے آجائے گا مگر وہ فتویٰ عربی میں ہے میں بغرض اختصار عربی عبارت چھوڑ کر صرف ترجمہ نقل کرتا ہوں جو حضرت مفتی سعید صاحب دامت برکاتہم نے کیا ہے اور امداد الفتاویٰ کے حاشیہ پر موجود ہے۔

(۳) سوال۔ حنفی کا غیر مقلد امام کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔ میرے نزدیک مسئلہ میں تفصیل ہے کیونکہ غیر مقلد بہت طرح کے ہیں بعضے ایسے ہیں کہ ان کا اختلاف مقلدین کے ساتھ صرف مسائل اجتہادیہ میں ہے ان کی اقتدا کا حکم وہی ہے جو حنفی کیلئے شافعی امام کی اقتدا کا ہے یعنی اگر وہ نماز میں خلافیات کی رعایت ہے تو بالاتفاق اقتدا جائز ہے ورنہ جوازِ اقتدا میں اختلاف ہے اور جمہور کا فتویٰ عدم جواز کا ہے کیونکہ نماز کے معاملہ میں احتیاط ضروری ہے اور بعضے غیر مقلدین ایسے ہیں کہ ان کا اختلاف مقلدین کے ساتھ ان مسائل میں ہے جو اہل السنۃ والجماعۃ کے نزدیک اجماعی ہیں جیسے چار سے زیادہ عورتوں سے نکاح جائز قرار دینا، متعہ جائز قرار دینا اور سلف صالحین کے لئے سب و شتم (گالی گلوج) روا رکھنا، وامثال ذالك ایسے لوگوں کا حکم بدعتی امام کے حکم کے مانند ہے یعنی بغیر کسی مجبوری کے ان کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور کسی مجبوری کے وقت مکروہ تنزیہی ہے اور جن غیر مقلدین کا حال مشتبہ ہو اولیٰ یہ ہے کہ ان کے پیچھے نماز پڑھ لی جائے تا کہ کوفتنہ نہ اُٹھے اور بعد میں اعادہ کرلے تا کہ احتیاط پر عمل ہو جائے لیکن اگر فتنہ ان کے پیچھے نماز پڑھنے میں ہو تو ان کے پیچھے نماز نہ پڑھے تا کہ مسلمانوں کو دھوکہ نہ ہو اور وہ دین متین کے سلسلے میں بے باک نہ ہو جائیں۔

(امداد الفتاویٰ: جلد ا صفحہ ۳۸۶)

حضرت کے فتویٰ کا آخری جملہ پھر سے پڑھیں کہ اگر فتنہ ان کے پیچھے نماز پڑھنے میں ہو تو ان

کے پیچھے نماز نہ پڑھے تاکہ مسلمانوں کو دھوکہ نہ ہو اور وہ دین متین کے سلسلے میں بے باک نہ ہو جائیں یہ استدراک یقیناً اسی زمانے کے کشف وادراک پر ہی مبنی تھا لہٰذا الفتنة اشد من القتل کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے احتراز ہی اولیٰ ہے پس جب تک کسی غیر مقلد امام کے بارے میں تحقیق سے یہ نہ معلوم ہو جائے کہ یہ صحیح العقیدہ غیر متعصب، سب وشتم سے مجتنب، متقی اور محتاط ہے تب تک اس کے پیچھے ہرگز نماز نہ پڑھے اور اگر تحقیق کسی مجبوری کی وجہ سے پڑھ لے تو اس کا اعادہ کر لے، اللہ تعالیٰ ہم سب کی فتنوں سے حفاظت فرمائے:

هذا ما عندي إن كان الصواب فمن الرحمن وإن كان خطاءً فمني ومن الشيطان اللهم ارنا الحق حقاً ورزقنا اتباعه وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابه۔ اے اللہ ہمیں حق کو حق دکھلا اور اس کی اتباع کی توفیق عطا فرما اور باطل کو باطل اور اس سے بچنے کی توفیق عنایت فرما۔ آمین ثم آمین۔

حررہ العبد: نسیم احمد الاعظمی

خادم مدرسہ دار الفلاح کوسہ ممبرا

۱۳۔۱۱۔۷

Deoband Defender

Presentative By Tahaffuz-E-Sunnat
Moradabad

Shoaib Ikram Hayati Hanfi,Moradabadi